Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم:۔ چہار شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ روپے

سہ ماہی ۷ روپے

ماہوار ۲½ روپے

جلد ۶/۴۰	یکم اخاء ۱۳۳۱ ہش ـ یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء	نمبر ۲۳۰

2942

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۳۰ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج ۱۰۰ درجہ تک بخار رہا۔ باقی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

لیبر پارٹی کی مجلس عاملہ کے انتخابات میں

مسٹر بیون کے حامیوں کی کامیابی

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ لیبر پارٹی کی مجلس عاملہ کے انتخابات میں مسٹر بیون کے حامیوں نے سابق لیبر حکومت کے دو وزیروں کو ہرا دیا ہے۔ چنانچہ لبرل گروپ اور انتہا پسندوں کے مابین پہلی طاقت آزمائی کے نتیجے میں مسٹر موریسن اور مسٹر ہیو ڈالٹن شکست کھا گئے ہیں۔ مسٹر موریسن سابق لیبر حکومت میں وزیر خارجہ اور مسٹر ہیو ڈالٹن ایک زمانہ میں وزیر خزانہ تھے۔ تمام انتخابی مقابلوں میں خود لبرل گروپ کے لیڈر مسٹر بیون سب پر سبقت لے گئے۔ انہوں نے دس لاکھ سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔

شمالی کوریا میں بارہ ہزار کے قریب روسی فوج موجود ہے

پوسان ۳۰ ستمبر۔ امریکہ نے روس پر الزام لگایا ہے کہ شمالی کوریا میں دس بارہ ہزار کے قریب روسی فوج موجود ہے۔ روسی جرنیل طیارہ شکن توپوں اور بعض دیگر اہم مورچوں پر اپنے سپاہی مقرر کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ جنگی چالوں ۔۔۔ فائدہ اٹھانے میں مقامی فوجوں کی رہنمائی بھی کر رہے ۔۔۔

جاپان میں ۔۔۔ ہو گئے

ٹوکیو ۳۰ ستمبر ۔۔۔ شروع ہو گئے۔ جب ۔۔۔ جاپان سے ہٹایا ہے۔ اس کے بعد سے پہلی مرتبہ وہاں عام انتخابات کئے جا رہے ہیں۔

نہر سویز کے متعلق برطانوی وزیر جنگ کے بیان کے خلاف حکومت مصر کا پرزور احتجاج

"یہ بیان دیکر ایسے وقت مصری عوام کے دلوں کو مجروح کیا گیا ہے جبکہ دونوں کو باہمی اختلافات دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے"

قاہرہ ۳۰ ستمبر۔ پچھلے دنوں برطانوی وزیر جنگ نے یہ بیان دیا تھا۔ کہ نہر سویز کے دفاعی اڈے نہ صرف برطانیہ کے لئے بلکہ تمام مغربی طاقتوں کے لئے زبردست اہمیت رکھتے ہیں۔ حکومت مصر نے اس بیان کے خلاف حکومت برطانیہ سے پرزور احتجاج کیا ہے۔ احتجاجی مراسلہ برطانوی سفیر مقیم قاہرہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس بیان کے ذریعہ مصری عوام کے دلوں کو ایسے وقت میں مجروح کیا گیا ہے۔ جبکہ دونوں فریقوں کو باہمی اختلافات دور کرنے اور دوستوں کی طرح آپس میں مل بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کل جب برطانوی سفیر نے مصر کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی تو اس ملاقات میں بھی برطانوی وزیر جنگ کے مذکورہ بیان اور اس کے خلاف حکومت مصر کے احتجاج کا ذکر آیا۔

مصطفیٰ نحاس کی طرف سے جنرل نجیب کے دورے کا خیر مقدم

قاہرہ ۳۰ ستمبر۔ وفد پارٹی کے لیڈر جناب مصطفیٰ نحاس نے اپنے عہد حکومت کے معاشرتی اور معاشی امور کے وزیر جناب ابراہیم فراغ کو سمانور میں جنرل نجیب کا خیر مقدم کرنے بھیجا ہے۔ جنرل نجیب آج کل دریائے نیل کے ڈیلٹا والے علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ مصطفیٰ نحاس نے ابراہیم فراغ کے ہاتھ جنرل نجیب کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ میں صحت کی خرابی کی وجہ سے خود حاضر نہیں ہو سکا۔ سمانور مصطفیٰ نحاس کا مولد ہے۔ اور جب سے انہوں نے سیاسیات میں قدم رکھا ہے۔ وہ پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے ہمیشہ یہیں سے منتخب ہوتے رہے ہیں۔

مشرقی پاکستان سے تین لاکھ پونڈ پان کی درآمد

ڈھاکہ ۳۰ ستمبر۔ پچھلے چار ہفتوں سے مشرقی پاکستان سے تین لاکھ پاؤنڈ سے زیادہ پان کراچی اور لاہور پہنچ چکے ہیں۔ یہ پان بذریعہ ہوائی جہاز بھیجے جاتے ہیں۔ جو واپسی میں مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان کے لئے پھل۔ آلو۔ گھی۔ کپڑا لے جاتے ہیں۔ پانوں کی اس کثیر درآمد سے مغربی پاکستان میں پانوں کی قیمت پہلے کی نسبت گر گئی ہے۔

کوریا کے محاذ پر لڑائی پھر بھڑک اٹھی

ٹوکیو ۳۰ ستمبر۔ کوریا کے محاذ جنگ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی فوجوں نے آج صبح سویرے شدید گولہ باری کی آڑ میں کمیونسٹوں کے مورچوں پر زبردست حملے کئے۔ ادھر کمیونسٹوں نے ٹینکوں اور بھاری توپ خانے کے ساتھ اقوام متحدہ کے اگلے مورچوں پر حملے کئے۔ اس حملہ میں کمیونسٹوں نے ۱۵ ہزار سے زائد راؤنڈ چلائے۔

تقریر و تحریر کے ایسے انداز سے گریز کیا جائے جس سے مختلف فرقوں کے درمیان منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو

حکومت پنجاب کی قائم کردہ مجلس رابطہ و اتحاد کی منظور کردہ قرارداد

لاہور ۳۰ ستمبر۔ مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین نے جسے مختلف فرقوں کے نزاعی معاملات میں حکومت کو مشورہ دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ متفقہ طور پر اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے۔ مذکورہ اجلاس حال ہی میں سول سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا تھا۔ (الف) یہ پاکستان کے اتحاد و استحکام کے لئے قطعاً لازمی ہے۔ کہ جملہ مذہبی فرقے اپنے اپنے اعتقادات کی اختلافی اقدار کے اظہار سے احتراز کریں۔ اور ان کی تفاصیل کو عام مقامات پر ایسے انداز سے پیش کرنے سے دستکش رہیں۔ جس سے کسی دوسرے فرقے کے جذبات کو ٹھیس لگنے یا اس کے افراد میں اشتعال پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ یا آپس میں منافرت کے جذبات پیدا ہونے کا امکان ہو۔ (ب) مقررین۔ صحافی اور مصنفین کو جو دونوں فرقوں سے متعلق ہوں لازم ہے کہ وہ اپنی تقاریر مقالات اور تحریروں میں ایسے انداز سے گریز کریں۔ جس سے دونوں فرقوں کے جذبات مشتعل ہونے یا ان میں باہمی منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ (ج) قرارداد میں عام مقام کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ کہ ہر وہ مقام جہاں ہر شخص جا سکتا ہو۔ مثلاً سڑکیں۔ باغات۔ مساجد اور ہر ایسی جگہ جہاں نماز۔ وعظ۔ درس و تدریس اور تعزیت ہوتی ہو۔ وہ نجی جائے رہائش جہاں وعظ و خطبہ اور تعزیتی تقریر کی تشہیر کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کیا جائے قرارداد کے مقاصد کے پیش نظر ایک عام مقام ہی متصور ہو گی۔

جنوبی کوریا کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

پوسان ۳۰ ستمبر۔ آج جنوبی کوریا کے وزیر اعظم نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ استعفیٰ کی ابھی تک کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی انسان کو صاف اور شفاف پانی کی طرح پاک کر دیتی ہے"

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں۔ جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے۔ جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا۔ اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا۔ نہ ماندہ ہوا۔ جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے۔ کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسانوں کو یوں پاک کرتی ہے۔ کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا۔ جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا۔ اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے۔ کہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے۔ کہ نور ان کے اندر داخل ہو۔"

(چشمہ معرفت)

تعطیل

کل مورخہ یکم اکتوبر یعنی ۱۰ محرم الحرام کو پریس بند رہیگا۔ لہذا مورخہ ۲/۱۰/۵۲ کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں (منیجر الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

یومِ تحریکِ جدید پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

—— رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ——

تحریکِ جدید کی طرف سے جماعت کو ہوشیار کرنے کے لئے اور وعدہ کرنیوالوں کو وعدے یاد دلانے کے لئے ۵ر اکتوبر کو یوم تحریکِ جدید منایا جا رہا ہے۔ مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس دن کے لئے ایک پیغام جماعت کے نام دوں۔ میں اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے چند سطور لکھوا رہا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پیغام خود آپ کے دل سے پیدا ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کا دل آپکو اس موقعہ پر کوئی پیغام نہیں دے رہا۔ تو میرا پیغام کچھ لوگوں کے لئے تو ضرور مفید ہو جائیگا۔ لیکن ان لوگوں کی اکثریت کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ جن کا دل اس موقعہ پر انہیں کوئی پیغام نہیں دے رہا۔

تحریکِ جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے۔ اور تبلیغ اسلام [illegible] دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ حضرت مسیح موعود [illegible] کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے کوئی معنے نہیں کہ احمدیت اسی کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہونچے۔ پس درحقیقت اس پیشگوئی میں تحریکِ جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی اور تحریک جدید کا قیام اسی پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں بلکہ ۱۸۸۶ء سے بنتا ہے۔ یعنی اڑتالیس سال پہلے سے خدا تعالے اس کی بنیاد قائم کر چکا تھا۔ اور اگر اور گہرا غور کریں۔ تو ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ درحقیقت ۱۳۴۸ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا کہ لیظہرہ علی الدین کلّہ کہ تا کہ اسلام کو دنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے۔ اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے وہ آخری زمانہ یعنی مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے۔ پس تحریک جدید درحقیقت اسی پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہے۔ اور ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پر پورا کرتا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلّہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا۔ اور وہ تحریکِ جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی۔

پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو۔

مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ حضور کا یہ پیغام ۵ر اکتوبر کے جلسوں میں پڑھ کر سنایا جائے

ماہِ جولائی کی تبلیغی رپورٹیں بھیجنے والی جماعتیں

مندرجہ ذیل ۶۱ جماعتوں کی طرف سے جولائی کی تبلیغی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جب کہ جون میں کل ۵۵ جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں۔ تمام جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹ کا آنا لازمی ہے صدر ان و سیکرٹریان تبلیغ مہربانی فرما کر توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جولائی میں موصول ہونے والی رپورٹوں کی فہرست۔!

۱- گجرات شہر	۲۴- ربوہ حلقہ (الف) جھنگ	۴۷- چک ۲۷ الف - سندھ
۲- گکھڑالی ضلع گجرات	۲۵- ربوہ حلقہ (ب) "	۴۸- حیدر آباد "
۳- کھرالی عالمگیر "	۲۶- شورکوٹ "	۴۹- کنری "
۴- شادیوال "	۲۷- جڑانوالہ۔ لائلپور	۵۰- ٹنڈو الہ یار "
۵- ملتان شہر	۲۸- چک ۳۱۲ "	۵۱- جاگن "
۶- چک ۹ ملتان	۲۹- چک ۵۹۱ "	۵۲- محمود آباد "
۷- دیناپور "	۳۰- بھوڑو چک ۱۸ شیخوپورہ	۵۳- باڈہ مس "
۸- علی پور مظفر گڑھ	۳۱- چک چہور ۱۱۷ "	۵۴- میرپور خاص "
۹- چک ۱۶۸ نہر مراد بہاولپور	۳۲- کوٹ فتح خاں اٹک	۵۵- ناصر آباد "
۱۰- اوکاڑہ منٹگمری	۳۳- محمودہ "	۵۶- شکار پور "
۱۱- منٹگمری شہر	۳۴- کیمل پور	۵۷- بشیر آباد "
۱۲- ڈنڈے پور کھرہ لیاں سیالکوٹ	۳۵- مانسر کیمپ کیمل پور	۵۸- محمود آباد "
۱۳- پنڈی بھاگو "	۳۶- پشاور شہر	۵۹- نواب شاہ "
۱۴- پکھو بھٹی "	۳۷- ڈیرہ اسمٰعیل خان سرحد	۶۰- نوزنگ "
۱۵- مد رہلی "	۳۸- راولپنڈی شہر	۶۱- صوبہ ڈیرہ "
۱۶- سیالکوٹ شہر۔	۳۹- ٹیکسلا (راولپنڈی)	
۱۷- چک ۹۹ سرگودہا	۴۰- محمود آباد جہلم	
۱۸- ددوہ۔ بھلوال "	۴۱- نسیم آباد سندھ	
۱۹- خوشاب "	۴۲- نصرت آباد "	
۲۰- گوجرانوالہ شہر	۴۳- احمد آباد "	
۲۱- حافظ آباد۔ "	۴۴- گوٹھ ننھے خاں "	
۲۲- چک چٹھہ ڈاڈانوالی "	۴۵- سکھر "	
۲۳- نگھیانہ جھنگ	۴۶- بدین "	

درخواستِ دعا

دو میرا محکمانہ امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں مولا کریم اپنے فضل و رحم سے کامیابی عطا فرمائیں۔

(مسعود احمد شاہ چک ۲۴ ج۔ ب لائلپور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء

مسلم لیگ کی زندگی کا راز اس کے اصول ہیں

جناب سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ڈسکہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"جماعت اسلامی کے مطالبے بے معنی ہیں۔ میں یونہی ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوں۔ میرا ۳۵ سالہ تجربہ مجھے بتاتا ہے۔ کہ یہ منظور نہیں ہونگے۔ ان کے منوانے کے لئے ووٹوں کی ضرورت ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ تقریر بخاری کی سنتے ہیں شعر علامہ اقبال کے پڑھتے ہیں۔ اور اخبار زمیندار خریدتے ہیں اور ووٹ مسلم لیگ کو دیتے ہیں۔ اس لئے جماعت اسلامی ووٹ حاصل نہیں کر سکتی اور اسکے یہ مطالبے کچھ وزن نہیں رکھ سکتے۔"

یہ تقریر جناب شاہ صاحب نے بقول آزاد ایک لاکھ بقول خود شاہ صاحب دس ہزار اور حقیقت میں دو تین ہزار نفوس کے مجمع میں فرمائی۔ اس تقریر میں شاہ صاحب نے بہت مایوسی کا اظہار فرمایا۔ مندرجہ بالا ٹکڑے میں آپ نے (۱) اسلامی جماعت کے مطالبات (۲) اپنی تقریر (۳) اقبال کے اشعار اور (۴) اخبار زمیندار کی باوجود بظاہر مقبولیت عام کے ان کی حقیقی بے تاثیری اور نامقبولیت کا اعتراف فرمایا ہے۔ اور مسلم لیگ کے مقابلہ میں ان سب کی بے بسی کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ یہ وہ تاثرات ہیں جو ہمارے امیر شریعت اپنے ۳۵ سالہ تجربہ کی بناء پر بیان فرما رہے ہیں۔

جہاں تک علامہ اقبال مرحوم کے اشعار کا تعلق ہے۔ ہمیں اس ضمن میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہنا البتہ یہ بات درست ہے کہ اسلامی جماعت کے مطالبات شاہ صاحب کی تقاریر اور اخبار زمیندار ایک ہی کام ملک و قوم میں کر رہے ہیں یعنی فرقہ وارانہ سوال کو ہوا دے کر مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلانا۔ اور ان کی کوشش ہے کہ وہ اتحاد و اتفاق کی فضا کو جو مسلم لیگ نے بڑی محنت اور قربانیوں سے قائم کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان جیسی عظیم اسلامی سلطنت معرض وجود میں آئی ہے۔ اس کو درہم برہم اور گندہ کر کے ملک و قوم کو پھر پارہ پارہ کر دیا جائے۔ اور متحدہ محاذ کو اتنا کمزور کر دیا جائے کہ دشمن جس وقت چاہے آسانی سے اسکو آدبوچے۔

اسلامی جماعت نے تقسیم سے پہلے مسلم لیگ کی کھلم کھلا مخالفت کی۔ اور پاکستان کو جنت الحمقاء کا نام دیا۔ مگر تقسیم پر باوجود کلکتہ کا ٹکٹ خرید لینے کے کراچی میل پر سوار ہو کر یہاں آ پہونچی۔ اور آتے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ حکومت پر مطالبات کی توپیں داغنا شروع کر دیں۔ اور جب کشمیر کی لڑائی شروع ہوئی۔ تو بے محل قرآن کریم کی آیات پڑھ پڑھ کر کشمیر کے جہاد کی مخالفت شروع کر دی۔ اور آج تک ناجائز بے معنے اور بے فائدہ مطالبات کی ایسی مہم جاری کر رکھی ہے۔ کہ نہ عوام کو سوچنے کا موقعہ دینا چاہتی ہے۔ اور نہ حکومت کو۔ دراصل اسکے پیش نظر نہ دین ہے نہ دنیا صرف انتشار ہے اور ایسا انتشار جس میں ذرا بھی ملونی نہ ہو۔

پھر جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تقاریر ہیں۔ جو بقول خود آپ ۳۵ سال سے فرما رہے ہیں۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ "لوگوں کی حالت یہ ہے۔ کہ تقریریں بخاری کی سنتے ہیں۔ اور ووٹ مسلم لیگ کو دیتے ہیں"۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی یہ دلآویز تقریریں جو ہزاروں انسانوں کے فرصت کی گھڑیوں کے بہلانے کے کام آتی ہیں۔ اب بھی بنیادی طور پر مسلم لیگ کے خلاف ہوتی ہیں۔ اور جب مسلم لیگ نے اتنا رسوخ حاصل نہیں کیا تھا۔ تو آپ کی یہ تقریریں مسلم مفاد کے عین متضاد ہوتی تھیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بے شک عوام نادان ہوتے ہیں۔ مگر اتنے بھی نادان نہیں ہوتے جتنا عام طور پر ان کو سمجھا جاتا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تماشہ تماشہ ہی ہوتا ہے اور کام کام۔

باقی رہا اخبار زمیندار تو اس کا معاملہ نہایت عجیب و غریب ہے۔ بظاہر تو یہ شروع ہی سے مسلم لیگ کے ساتھ ساتھ نظر آتا ہے۔ مگر اکثر انتشار پسند عناصر کا حامی و مددگار رہا ہے۔ جماعت اسلامی اور احراری تو کھلم کھلا مسلم لیگ اور مسلم مفاد کی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر اخبار "زمیندار" کے مدیر مسئول کے دو مونہہ ہیں۔ ایک منہ مسلم لیگ کی طرف اور دوسرا انتشار پسند عناصر کی طرف ایک ہاتھ سے وہ مسلم لیگ حکومت کی گداگری کرتا ہے۔ تو دوسرے ہاتھ سے انتشار پسند عناصر کی کھالیں سمیٹتا ہے۔ ایک مکتوب جو روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۲۶ ستمبر) میں شائع ہوا ہے ملاحظہ ہو۔

"کئی دنوں سے زمیندار میں ختم نبوت فنڈ کی فراہمی کا تذکرہ آ رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ایک کروڑ روپیہ فراہم کرنے کا منصوبہ ہے اس سلسلہ میں میری یہ تجویز ہے۔ کہ حال ہی میں مولانا اختر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار کو بہاولپور منسٹری نے گنیش فیکٹری میں جو چار آنہ کا حصہ الاٹ کیا ہے۔ وہ اسے ختم نبوت فنڈ کے لئے وقف کر دیں۔ اس کارخانہ کی الاٹمنٹ یوں بھی آپ کے لئے ایک بدنامی کا باعث ہے۔ (بدنامی کی بھی ایک ہی کہی) (؟) بہتر ہے کہ آپ ایثار کا ثبوت دیتے ہوئے اسے خود ہی ختم نبوت فنڈ کے لئے مخصوص فرمائیں"

(مخلص محمد امین سیٹھی جڑانوالہ)

یہ سب عناصر اسلامی جماعت احراری اور اخبار زمیندار (اگرچہ بظاہر مسلم لیگی کہلاتا ہے) دراصل مسلم لیگ کے دشمن ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ نے جو پوزیشن پاکستان میں حاصل کی ہوئی ہے۔ اس سے اسکو گرا دیا جائے۔ ان میں سے جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ "زمیندار" مدیر مسئول سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ دوسرے دو گروہ تو کھلم کھلا انتشار پھیلا رہے ہیں۔ اور مسلم لیگ ان کی طرف سے چوکنا ہے۔ مگر "زمیندار" مدیر مسئول مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ رہ کر اس کے بنیادی اصولوں پر کلہاڑی چلا رہا ہے۔

ان کے علاوہ بھی اس وقت۔ کئی پارٹیاں ہیں جو مسلم لیگ کے خلاف ہیں جو چاہتی ہیں کہ جس طرح بھی ہو مسلم لیگ کے ہاتھ سے عنان حکومت نکل جائے۔ اس کے باوجود جیسا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ عوام حقیقت میں مسلم لیگ ہی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ صرف مسلم لیگ کے ہی اصول ایسے ہیں۔ جو اس وقت مسلمانوں کی زندگی اور بہبودی کے ضامن ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مسلم لیگ اگر زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اور یہاں مختلف مخالف عناصر کی تخریب پسندانہ اور انتشار پاش جدوجہد کو ریت سٹ دینا چاہتی ہے۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ وہ اپنے ان اصولوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرے۔ جن اصولوں کے طفیل تمام مسلمانوں نے ایک متحدہ محاذ پر جمع ہو کر ان عناصر کو پہلے شکست دی تھی۔ اور پاکستان جیسی اسلام سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

مسلم لیگ کے زعما کا فرض ہے کہ وہ پھر انہی اصولوں کو لے کر میدان میں نکلیں۔ اور ان انتشار پسند عناصر کی پرواہ نہ کریں پاکستان کے عوام ان کے منتظر ہیں۔

لانتم اشد رهبة فی صدورهم من الله ذالك بانهم قوم لا یفقهون لا یقاتلونكم جمیعا الا فی قری محصنة او من وراء جدر باسهم بینهم شدید تحسبهم جمیعا وقلوبهم شتی ذالك بانهم قوم لا یعقلون۔ كمثل الذین من قبلهم قریبا ذاقوا وبال امرهم ولهم عذاب الیم۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بہ نسبت انکے دلوں میں تمہارا زیادہ رعب ہے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں میں سمجھ بوجھ نہیں ہے وہ مجتمع ہو کر تم سے (کھلے میدان میں) کبھی نہیں لڑینگے۔ اگر لڑینگے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا فصیلوں کے پیچھے سے۔ انکی باہمی خانہ جنگی بہت سخت ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ یہ لوگ مجتمع اور متحد ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ انکے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ ان میں عقل کا مادہ بالکل نہیں ہے۔ ان لوگوں کی حالت اپنے سے پہلے لوگوں کی طرح ہے جو کچھ ہی عرصہ پہلے گزر چکے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ لیا۔ اور آخرت میں انکے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

شذرات

پاکستان کا "امرت بتریکا"

قرآن مجید اور صحف سابقہ اس بات پر متفق ہیں کہ خدا نے آغاز عالم سے لے کر آج تک صرف ایک ایسا وجود پیدا کیا ہے جو آزاد بلکہ مادرِ پدر آزاد کہلانے کا مستحق ہے۔ یہ وجود باطل کی فوجوں کا ہمیشہ سپہ سالار رہا ہے اور اب وہ اس قدر تجربکار (Experienced) ہو چکا ہے۔ کہ ہر لمحہ ایک نیا فساد کھڑا کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اور کمال یہ ہے کہ جوں جوں دنیا بدلتی ہے اس کے ہتھیار بھی بدل رہے ہیں۔

چنانچہ کچھ عرصہ سے اس نے دو اخباروں کی براہ راست ادارت سنبھال رکھی ہے۔ ان میں سے ایک پاکستان میں چھپتا ہے اور ہندو پٹیل کے عقیدتمندوں کے ہاتھوں تقسیم ہوتا ہے اور دوسرا الہ آباد سے امرت [illegible] کے نام سے جاری ہے

ا[illegible]ن دو اخبارات کی پالیسی میں فرق صرف اتنا [illegible] ہے کہ مؤخر الذکر اخبار سردار کائنات صلی اللہ [illegible] علیہ وسلم [illegible] شان اقدس میں گستاخی کر رہا ہے مگر اول الذکر [illegible] سردار کائنات کے متعلق نہیں۔ بلکہ [illegible] الحال آپ کے ان خادموں کے خلاف شر انگیزی ہوتی ہے جو اپنے محبوب کی یاد میں ہر وقت محو رہتے اور یہ گنگناتے ہیں کہ:-

محمدؐ پہ ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے

ہاں ایک اور فرق یہ ہے کہ ہندوستانی امرت بتریکا میں کارٹون شائع نہیں ہوتے، مگر یہاں کارٹون بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔

خدا نہ کرے کہ یہ ملعون رسم پاکستان کی طرح ہندوستان میں بھی جاری ہو جائے

جماعت اسلامی کی عجیب پالیسی

ایک مودودی دوست فرماتے ہیں:-

"وہ ہم سے الگ بھی ہیں اور پھر ہم ہی سے ظاہر ہو کر ہمارے حقوق پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ بہتر ہو کہ ان کے حقوق کو اقلیت کی حیثیت سے الگ متعین کر دیا جائے۔"

تسنیم ۷؍ستمبر ۱۹۵۲ء

مولانا مودودی صاحب کا فرمان ہے:-

۱- صرف ہماری جماعت پورے اسلام کو لے کر اٹھی ہے۔

۲- ہم اس ڈھنگ پر جماعت تیار کر رہے ہیں جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جماعت تیار کی تھی۔

۳- ہمارے ہاں صرف وہ شخص بھرتی کیا جاتا ہے جو مقتضیات ایمان کو پورا کرے گا۔ اسی طرح مسلمانوں میں سے صالح عنصر چھٹ کر جماعت میں آتا جائیگا اور جو صالح بنتا جائیگا۔ اس جماعت میں داخل ہوتا جائیگا

پھر لکھتے ہیں:-

"اسلام بغیر جماعت کے نہیں اور جماعت بغیر امامت کے نہیں"

(روداد جماعت اسلامی حصہ اول ص۴)

جماعت اسلامی کے سربرآوردہ حضرات کو اپنی اس عجیب پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے کہ اگر اسلام کی خاطر جماعت بنانے، پورے اسلام کو لے کر اٹھنے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈھنگ پر نظام جماعت چلانے سے کوئی تحریک اسلام سے خارج ہو جاتی ہے تو وہ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کی نقالی کیوں کر رہے ہیں اور ان کا قائد کیوں یہ اعلان کرتا رہتا ہے:-

"میں جانتا ہوں کہ یہ وہ تحریک ہے
جس کی قیادت اولوالعزم پیغمبروں
نے کی ہے"

(روداد جماعت اسلامی حصہ اول ص۱۷)

حضرت محمد مصطفیٰؐ آخری نبی ہیں

تسنیم لکھتا ہے:-

"اگر فی الحقیقت ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ قادیانی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں تو ہم سے زیادہ خوشی کسی کو نہ ہوگی"

(۸؍ستمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مسیح موعودؑ اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتے ہیں:-

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

پس جماعت احمدیہ کا صرف یہی عقیدہ نہیں۔ کہ آنحضرتؐ آخری نبی ہیں۔ بلکہ یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ حضورؐ آخری مجدد بھی ہیں آخری قائد بھی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر آخری انسان بھی ہیں۔

باقی رہا یہ سوال کہ ہم اس عقیدہ کے باوجود حضرت مسیح موعود کو نبی کیوں سمجھتے ہیں۔ تو اس کا جواب مولانا مودودی صاحب کے الفاظ میں یہ ہے

"اب تجدید کا کام نئی اجتہادی قوت کا طالب ہے محض وہ اجتہادی بصیرت جو شاہ ولی اللہ صاحب یا ان سے پہلے کے مجتہدین و مجددین کے کارناموں میں پائی جاتی ہے اس وقت کے کام سے عہدہ برا ہونے کے لئے کافی نہیں"

(تجدید و احیائے دین ص۷۹)

"مجدد نہایت صاف دماغ، زمانے کی بگڑی ہوئی رفتار سے لڑنے کی طاقت و جرأت قیادت و رہنمائی کی پیدائشی صلاحیت یہ وہ خصوصیات ہیں۔ جن کے بغیر کوئی شخص مجدد نہیں ہو سکتا۔ اور جو اس سے بہت زیادہ بڑے پیمانے پر نبی میں ہوتے ہیں"۔

(ایضاً ص۲۸)

پس ہم "ختم نبوت" کے بارہ میں امیر جماعت اسلامی سے الگ کوئی جدید بات نہیں کہتے۔ بلکہ تصدیق ہی کرتے ہیں۔ البتہ فرق صرف یہ ہے کہ وہ زمانہ کے اقتضاء کے مطابق ایک نبی کا انتظار تو ضرور کر رہے ہیں۔ مگر یہ آواز سننا انہیں گوارا نہیں کہ:-

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

معمر ترین پاکستانی عورت

تسنیم نے ایک دلچسپ خبر شائع کی ہے کہ پاکستان کی معمر ترین عورت عائشہ بی بی ۱۳۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئی۔ نیز بتایا ہے کہ دس سال قبل کے چاندی کی طرح سفید بالوں کی رنگت تبدیل ہونے لگی تھی ۔۔۔۔

(۹؍ستمبر ۱۹۵۲ء)

حیرت ہے کہ تسنیم معمر ترین عورتوں کی خبریں شائع کرتا ہے مگر اس نے کبھی قارئین کی دلچسپی کے لئے اس دو ہزار سالہ نوجوان کا ذکر نہیں چھیڑا جو اثرات زمانہ سے متاثر نہیں ہوتا اور اس کی ذہنی اور عملی قوتیں اس حیرت انگیز طریق سے بڑھ رہی ہیں کہ ابتداء میں تو وہ (بقول عیسائیاں) فلسطین کے تین قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملانے سے قاصر رہا۔ مگر اب اس کے ذریعہ تمام دنیا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے والی ہے۔ اور اگرچہ دو ہزار سال ہوئے وہ دنیا واک آؤٹ کر چکا ہے مگر موجودہ دنیا کی تہذیب، کلچر اور اس کا اقتصادی نظام فلم کی طرح اس کے سامنے ہیں۔ اور انہیں بدلنے اور اسکی جگہ عالمگیر انقلاب برپا کرنے کی ان میں بے اندازہ طاقت پیدا ہو چکی ہے یہ نوجوان حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور آپ کی معجزانہ زندگی کے عام چرچے ہیں۔ اور عیسائیت کے فروغ کا باعث بنے ہوئے ہیں لیکن جماعت اسلامی ہے کہ اسے زندگی کی وسیع فرصتوں میں اس طرف دیکھنے کی فرصت نہیں۔ بلکہ جب توجہ دلائی جاتی ہے تو توجہ دلانے والوں پر ہی برس پڑتی ہے کہ:-

حیرت ہے ان لوگوں پر جو ابن مریم مرگیا یا زندہ جاوید ہے کی الجھنوں میں مبتلا ہیں۔

(کوثر ۲۱ فروری ۱۹۵۱ء)

حالانکہ جب تک مسلمان کے دل میں حضرت مسیحؑ کی طویل زندگی کے افسانے پرورش پا رہے ہیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ممکن نہیں۔

اسلامی قافلہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"اسلام کی حقیقت نہایت اعلےٰ ہے اور انسان کبھی بھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اسکی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا کر دے۔

پس حقیقی طور پر اس وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا کہ جب اسکی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو اور اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی یکدفعہ مٹ جائے" (آئینہ کمالات اسلام ایڈیشن اول ص۶۱)

حضرت اقدس کے یہ الفاظ ان لوگوں کو دعوت فکر دے رہے ہیں۔ جو دودھ کو چھوڑ کر قشر پر "جنگ عظیم" (Great War) بپا کر رہے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اسلام کی انتہائی منازل کو طے کرنے والا اسلامی قافلہ پہلی منزل سے آگے جا رہا ہے۔ پیچھے نہیں لوٹ رہا۔

قائد احرار کا تعارف

جناب ماسٹر تاج دین صاحب انصاری اخبار آزاد کے ایڈیٹر اور مشہور احراری لیڈر ہیں۔ آپ نے حال میں حافظ آباد اور سیالکوٹ میں "پرجوش خطابت" کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

ہم تو آپ سے پوری طرح واقف ہیں مگر ممکن ہے کہ قارئین کو واقفیت نہ ہو۔ لہذا ہم ملک کے ایک بلند پایہ ادیب اور شہرہ آفاق شاعر کی زبان سے آپ کا تعارف کراتے ہیں۔ سنئے:-

آپ ہیں خواجہ گیہاں کے گھرانے کے امیں آپ ہیں بار امانت کے اٹھانیوالے
آپ سے خلق محمد کا دیا روشن ہے آپ ہیں دین سے دنیا کو ملانیوالے
آپ ہیں یثرب و بطحا کے صدی خوانوں میں آپ ہیں عظمت اسلام بڑھانیوالے
آپ ہیں منبر و محراب پہ قرآں کی صدا آپ ہیں قصہ اسلاف سنانیوالے
آپ ہیں قائد احرار خدا خیر کرے
چار درویش کفن بیچ کے کھانیوالے

(زمیندار ۱۷؍ستمبر ۱۹۵۲ء)

جماعت احمدیہ کے خلاف فتویٰ تکفیر پر اگر اتفاق رائے ہو بھی تو اسے ہرگز بے نظیر نہیں قرار دیا جا سکتا

کب اور کس فرقہ کی تکفیر کے متعلق ایسے ہی بزرگوں کا "اتفاق و اجماع" نہیں ہو چکا؟

آج سے چند سال قبل لکھنؤ میں احراری امیر شریعت فرقہ شیعہ کے باب میں جو کچھ فرما چکے ہیں اسے کوئی کیسے بھلا دے؟

مولانا عبدالماجد دریا بادی ایڈیٹر صدق جدید کی طرف سے ایک احراری مولوی کے مکتوب کا حقیقت افروز جواب

ذیل میں صدق جدید" لکھنؤ (۱۲ ستمبر ۱۹۵۲ء) سے ایک خط اور مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی ایڈیٹر صدق جدید کی طرف سے اس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

ایک خط اور اس کا جواب

(از عبدالماجد)

"دل پھر طواف کوئے ملامت کو جائے ہے"

پہلے اصل مکتوب ملاحظہ ہو۔

جناب مخترم مولانا صاحب زید مجدہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں کچھ عرصہ سے آپ کا جریدہ "صدق" منگواتا اور پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے آجکل قادیانیوں کے متعلق جو انداز تحریر اختیار کر لیا ہے۔ مجھے اس سے اختلاف ہے۔ اور اسے بے حد ناپسند کرتا ہوں۔ میں نے ضروری سمجھا کہ اس سلسلہ میں آپ کی خدمت میں خیر خواہانہ طور سے کچھ عرض کروں امید ہے کہ آپ میری تحریر کو تنقید و اعتراض نہیں[2] بلکہ ایک ہمدردانہ مشورہ اور دینی نصیحت سمجھ کر قبول فرمائیں گے[3] قادیانیوں کے متعلق دنیائے اسلام کے علما کا فتوےٰ یہ ہے۔ کہ وہ کافر اور خارج از اسلام ہیں۔ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اور اپنی نبوت کی طرف دعوت دے کر ایک علیحدہ امت بنائی خود ہمارے سلسلہ دیوبند کے حضرات اکابر علمأ حضرت شیخ الہند حضرت مولانا سہارنپوری اور حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی کا یہی مسلک رہا ہے۔ اور ان حضرات نے تکفیر کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں جماعت علمأ دیوبند کی طرف سے متفقہ طور پر ہر دور میں رسائل و کتب لکھی گئی ہیں اور خاص کر حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا اس بارے میں جو مسلک و طریق کار رہا ہے۔ اور حضرت مرحوم جس طرح اس فتنہ کا استیصال ضروری سمجھتے تھے۔ وہ آپ سے مخفی نہیں ہوگا پس ایسی صورت میں جبکہ تمام متقی محتاط اور جید علمائے دین بالاتفاق قادیانیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ تو آپ کو خواہ مخواہ[4] اس مسئلے میں توقف کرنے اور ان کو مسلمان سمجھنے اور خادمان دین ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر آپ کسی طرح ذاتی طور سے اس مسئلہ میں جمہور امت کے فیصلہ کو درست نہیں سمجھتے۔ اور آپ کا دل ان کے فیصلہ پر مطمئن نہیں تو خیر نہ سہی۔ لیکن یہ کیوں ضروری ہو گیا ہے۔ کہ آپ صدق کے کالموں کو ان کی حمایت کے لئے وقف کر چکے ہیں[5]۔ آپ ان کو مواد فراہم کر رہے ہیں۔ ان کو نئی نئی تاویلوں کی تعلیم آپ دے رہے ہیں۔ اور ایسی فہرست چھپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ فلاں فلاں حضرات نے قادیانیوں کو غیر مسلم نہیں سمجھا وغیرہ وغیرہ۔ اب پاکستان میں پوری سنجیدگی اور غور و فکر کے بعد تمام طبقوں اور مختلف مسلک و خیال کے علمأ کے بے نظیر[6] کے برخلاف کچھ کہنے کی ... نہیں کر سکتے۔ لیکن "صدق" میں ان کے متعلق اس قسم کے مضامین دیکھ کر افسوس بھی ہوتا ہے۔ اور دکھ بھی۔ اور اس تاثر کی بناء پر آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ خدارا اس طریق کار کو چھوڑ دیجئے۔ قادیانیوں کی حمایت کے علاوہ بھی دین کی خدمت کی اور بہت سی شکلیں ہیں۔ اور آپ کر بھی رہے ہیں۔ انہی میں مشغول رہیئے۔ حیرانی ہوتی ہے کہ آپ حضرت تھانوی کے ساتھ تعلق کے باوجود ان کے مسلک کے خلاف کس طرح چل رہے ہیں[8]۔

فقط والسلام عبدالمجید بی۔ اے

دواخانہ نقشبندیہ امین پور بازار لائل پور (مغربی پاکستان)

خط کا جواب

مکتوب جس طرح موصول ہوا بجنسہ درج کر دیا ... سے اس کا بھی اندازہ تھا۔ کہ کسی مقبول عوام تحریک سے ادنیٰ مخالفت بلکہ علیحدگی کے بھی کیا معنی ہوتے ہیں۔ ناظرین صدق کی مدیر صدق کے ساتھ یہی غیر معمولی عنایات و کرم ہے۔ کہ خطوط کا لہجہ اتنا گرم اور تیز نہیں رہا ہے۔ جتنا عموماً ایسے موقعہ پر ہو جایا کرتا ہے۔

لیکن بہرحال اظہار حق کی کتوڑی بہت توفیق جو طبیعت کی کمزوری۔ بدہمتی اور بزدلی کے باوجود مرحمت ہو گئی ہے۔ وہ ہر موقع پر ہمراہیوں کی کثرت تعداد ہی تلاش کرتی نہیں رہ جاتی۔ گو سالہا سال کے رفیقوں مخلصوں اور بزرگوں کی مفارقت پر سخت قلق محسوس ہونا بھی طبعی ہے۔ سفر کے لئے قدم اگر اٹھا لیا ہے۔ تو بغیر ایک ساتھی کے بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور دین کی خدمت ہمیشہ وقت کی اکثریت ہی کا ساتھ دینے سے نہیں ہوتی کبھی اس کے برعکس دریا میں دھارے کی سیدھ پر نہیں دھارے کے خلاف بھی پیرنے سے ہوتی ہے۔ اکابر کی تقلید معاملات دین میں یقیناً ایک بڑا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن یہ حکم ہی صرف اکثری اور مشروط ہے مطلق اور کلی نہیں۔ فرمانروائے مطلق نے جہاں حکم اولی الامر کی اطاعت کا دیا ہے۔ اور اس کا عطف اپنی اطاعت پر کیا ہے۔ وہیں گنجائش فان تنازعتم فی شیئ کے اختلاف طبعی و عقلی کی بھی رکھ لی ہے۔ اور اس عالم آب و گل میں مطاع مطلق کی حیثیت اگر رکھی ہے۔ تو صرف رسول معصوم کی نہ کہ کسی بڑے سے بڑے مفسر یا محدث یا فقیہ کی؟ گیا۔ خدا معلوم کتنے اور مخلصوں عزیزوں رفیقوں بزرگوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔ اچھا ہوا کہ یہ موصول ہو گیا اس سے ایک بہت بڑے طبقہ کی ترجمانی ہو گئی۔ تکفیر قادیانیہ سے بطور منع (نہ بطور نقض اور منع و نقض دونوں اپنے اصطلاحی منطقی مفہوم میں) جب سے ان صفحات میں گفتگو شروع ہوئی ہے۔ اسی وقت اتفاق سے یہ ایک عمدہ موقع حاصل ہو گیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے بالاتفاق ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں اور کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی۔ کہ ان کی حمایت میں قلم اٹھائیں ان کے بہت سے قلبی ہمدرد بھی علمأ کے عام فیصلہ ...

> اتفاق رائے کا یہ منظر "بے نظیر" آخر کیسے قرار دے لیا گیا ہے؟ یہ اتفاق و اجماع کب اور کس فرقہ کی تکفیر کے متعلق ایسے ہی بزرگوں کا نہیں ہو چکا ہے؟ کون فرقہ ایسا ہے کس کی تکفیر کا اعلان با لجہر نہیں۔ دلائل کے ماتحت اسی جوش و قوت کے ساتھ بار بار نہیں کیا جا چکا ہے؟

> جو حضرات آج اپنے علماء و شیوخ کے ہر فیصلہ کو ناطق، اور ان کے ہر قول کو
>
> گفتہ او گفتۂ اللہ بود
>
> سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ خوش عقیدگی کے غلو میں مبتلا ہیں۔ اور نادانستہ و غیر شعوری طور پر سہی، عملاً خود ختم نبوت کے منکر ہو رہے ہیں۔

---

[1] مخلص ناظرین کے لئے ضروری ہے بھی نہیں کہ پرچہ کی ہر رائے و خیال سے متفق ہوں۔ (صدق)

[2] یہ ہوتا جب بھی کوئی مضائقہ نہ تھا۔ آپ کو اس کا حق تھا۔ (صدق)

[3] ہمدردی و خیر خواہی بالکل تسلیم اور اس کا شکریہ بھی۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر مخلصانہ رائے صائب بھی ہو (صدق)

[4] ! صدق

[5] "کالموں کو وقف کر دینا" اسی کا نام ہے اپنے ہی ضمیر سے سوال کیجئے (صدق)

[6] اگر صرف طبقہ علما کا اتفاق مقصود ہے تو یہ ہرگز "بے نظیر" نہیں۔ خدا معلوم کتنے موقعوں پر تکفیر کے فتوے بالاتفاق ہی جاری ہوتے رہے ہیں۔ اگر امت کے ہر طبقہ کا اتفاق مقصود ہے، تو یہ واقعہ کے خلاف ہے۔ پاکستان کا اردو پریس بھی سو فیصدی آپ کے ساتھ نہیں۔ اور انگریزی پریس تو کہنا چاہیئے کہ بالکل ہی نہیں (صدق)

[7] کوئی ایک ہی مسئلہ ایسا بتا دیجئے۔ جس پر آپ ہی جیسے سارے صدق نوازوں کو اتفاق ہو۔ آج تک تو کوئی ایسا موضوع ملا نہیں۔ جس پر کسی نہ کسی صاحب کو اعتراض نہ ہوتا ہو۔ (صدق)

[8] اس قسم کی آزادیاں تو حضرت کی زندگی میں بھی حاصل تھیں۔ تو اب یہ لت کیا چھوٹے گی۔ بقول شیخ

پڑھ جائے گا بے خط قلم سرنوشت کو! (صدق)

یا فسیخ کی یعام و اکثری حالات میں بیشک عافیت بزرگوں کے اتباع ہی میں ہے۔ لیکن حالات ایسے بھی پیش آ سکتے اور پیش آتے رہتے ہیں جب عمل کے لئے دستور العمل کی دفعہ فردوہ الی اللّٰہ والرسول کی باقی رہ جاتی ہے۔ اور اللہ ہی کے دین کی خدمت کے لئے اللہ والوں کی ایک بڑی جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ ع

ہے کبھی جان اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی!

گو دل ایسے ہر موقع پر برابر ڈرتا رہتا ہے۔ اور اس کی جرأت آسانی سے ہرگز نہیں ہوتی ـــ اُمت کی تاریخ میں اس تفرد کی مثالیں اس کثرت سے ہیں۔ کہ یہ ذکر اگر چھڑ گیا۔ تو اس کے لئے خود ایک مستقل مقالہ کی ضخامت درکار ہوگی۔

یہ مطالبہ اگر مکتوب نگار صاحب اپنے دل میں سوچیں۔ تو انہیں خود کچھ عجیب سا نظر آئے گا۔ کہ مدیر "صدق" کے نزدیک تکفیر قادیانیہ کا فتویٰ غیر مدلل ہو۔ غیر تشفی بخش ہو۔ پھر بھی اسے بولنے کا حق نہ تھا اسے خاموشی ہی اختیار کر لینا تھی! گویا اظہار حق کا حق صرف اکثریت کو حاصل ہے۔ اور جو فرد اپنے کو اسی درجہ میں حق پر سمجھتا ہے۔ لیکن چونکہ اقلیت میں ہے۔ اسلئے اسے اکثریت پر جرح کا بھی حق نہیں! اور اس پر لازم ہے۔ کہ اگر وہ بے چون وچرا اطاعت ختم نہیں کرتا تو کم از کم خاموش ہی رہے۔ خواہ اس میں اپنے ضمیر و دیانت کا گلا ہی گھونٹ دینا پڑے! ـــ

اکثریت کی یہ نازک مزاجی مکتوب نگار خود غور کریں کہ کس حد تک معقول ہے!

کان ان کے ہوں نازک کہ گراں میری غزل بھی!

مکتوب میں کوئی نئی اور مستقل دلیل تکفیر قادیانیہ پیش کرنے کے بجائے اکتفا صرف اس پر کیا گیا ہے کہ یہ چونکہ "دنیائے اسلام کا فتویٰ" ہے "متفقہ فیصلہ" ہے۔ فلاں فلاں بزرگوں کا اس پر اجماع ہو چکا ہے اس لئے یہ بہرصورت واجب التسلیم ہے۔ لیکن گزارش یہی ہے کہ اتفاق رائے کا یہ منظر "بے نظیر" آخر کیسے قرار دے لیا گیا ہے؟ یہ اتفاق و اجماع کب اور کس فرقہ کی تکفیر سے متعلق ایسے ہی بزرگوں کا نہیں ہو چکا ہے؟ کون فرقہ ایسا ہے جس کی تکفیر کا اعلان بالجہر انہیں دلائل کے ماتحت اسی جوش و قوت کے ساتھ بار بار نہیں کیا جا چکا ہے؟ ـــ کیا فرقہ شیعہ؟ مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی مدظلہ ماشاءاللہ ابھی ہمارے درمیان بخیریت و عافیت موجود ہیں اور وہ یقیناً اہل سنت کے ایک بڑے اور ممتاز عالم دین ہیں ذرا انہیں سے دریافت فرمایا جائے۔ ان کے قلم کا مرتب کیا ہوا "علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ (یہ لفظ یاد رہے) دربارہ ارتداد شیعہ اثنا عشریہ" ابھی یاد میں تازہ ہے۔ جس میں تصریح موجود ہے کہ شیعوں کی تکفیر میں کسی کو اختلاف ہو ہی نہیں سکتا؛ اور تصریح در تصریح یہ کہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام۔ ان سے مناکحت ناجائز۔ ان کا جنازہ پڑھنا ناجائز۔ انہیں اپنے جنازوں میں شریک کرنا ناجائز۔ ان کا چندہ اپنی مسجدوں میں لینا ناجائز۔ غرض یہ کہ ان سے کوئی ذرا بھی معاملہ مسلمانوں کا سا کرنا جائز نہیں! ـ گویا سید کلب حسین اور لالہ بھگوان دین ایک سطح پر!

اس فتویٰ کفر وارتداد شیعہ پر آپ دستخط سنیں گے کہ کن کن بزرگوں کے ہیں؟ کہنا چاہیے کہ سارے دیوبند کے! مولانا مرتضیٰ حسن۔ مولانا حسین احمد۔ مولانا محمد شفیع۔ مولانا اعزاز علی۔ مولانا اصغر حسین۔ مولانا خلیل احمد۔ مولانا محمد انور (عجب نہیں کہ یہ وہی مشہور فاضل عصر مولانا انور شاہ کاشمیری ہی ہوں) مولانا محمد طیب۔ مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری مولانا محمد چراغ (گوجرانوالہ) مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہم پھر اس مہلہ پر درجہ جناب ناظم صاحب تعلیمات دیوبند کے قلم سے کہ "روافض صرف مرتد اور کافر خارج از اسلام ہی نہیں ہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ میں ہیں کہ دوسرے فریق کم ہی نکلیں گے؟" اور اسی متفقہ فتویٰ میں تائیدی حوالہ حضرت بحرالعلوم فرنگی محلی کا بھی درج ہے ـــ اور خود موجودہ امیر شریعت پنجاب آج سے چند سال قبل اپنی لکھنؤ (احاطہ شیخ شوکت علی) کی تقریروں میں فرقہ شیعہ کے باب میں جو کچھ فرما چکے ہیں اسے کوئی کیسے بھلا دے؟

اس فتویٰ کفر وارتداد شیعہ پر آپ دستخط سنیں گے۔ کہ کن کن بزرگوں کے ہیں؟ کہنا چاہیے کہ سارے دیوبند کے! مولانا مرتضیٰ حسن مولانا حسین احمد۔ مولانا محمد شفیع۔ مولانا اعزاز علی۔ مولانا اصغر حسین۔ مولانا خلیل احمد۔ مولانا محمد انور عجب نہیں کہ یہی مشہور فاضل عصر مولانا انورشاہ کاشمیری ہی ہوں۔ مولانا محمد طیب۔ مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری مولانا محمد چراغ (گوجرانوالہ) مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہم پھر اس مہلہ پر درجہ جناب ناظم صاحب تعلیمات دیوبند کے قلم سے کہ "روافض صرف مرتد اور کافر خارج از اسلام ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ میں ہیں۔ کہ دوسرے فریق کم ہی نکلیں گے" اور اسی متفقہ فتویٰ میں تائیدی حوالہ حضرت بحرالعلوم فرنگی محلی کا بھی درج ہے ـــ اور خود موجودہ امیر شریعت پنجاب آج سے چند سال قبل اپنی لکھنؤ (احاطہ شیخ شوکت علی) کی تقریروں میں فرقہ شیعہ کے باب میں جو کچھ فرما چکے ہیں۔ اسے کوئی کیسے بھلا دے؟

پھر انہیں حضرات کا فیصلہ ایسے ہی دلائل کی بنا پر اسماعیلیوں اور آغا خان اور سارے آغاخانیوں کے کفر اور اسلام سے متعلق کیا ہے؟

اور خود بانی پاکستان ـ قائداعظم کے عقائد مذہبی سے متعلق انہیں مقدمات و مبادی کو تسلیم کرنے کے بعد فتویٰ کیا مرتب ہوتا ہے؟

سرسید کا زمانہ گزرے ابھی ایک ہی پشت ہوئی ہے۔ مکتوب نگار کے علم یا حافظہ میں یقیناً یہ حقیقت محفوظ نہیں رہی کہ جمہور علماء کے حلقہ میں ان کا استقبال کس روش و انداز سے ہوا تھا؟ وہ "پیر نیچر" شاید مرزا سے تا دیانی اور اس کے پیرو "نیچری" شاید قادیانیوں سے کچھ بڑھ ہی چڑھ کر تھے! اور ان کے اسلام کا دعویٰ کرنا "خرق اجماع" کا مرتکب ہونا تھا۔

آپ اسے مبالغہ سمجھ رہے ہیں؟ مولوی امداد العلی مرحوم کا رسالہ "امداد الآفاق برجم اہل النفاق" کسی لائبریری کے پرانے ذخیروں میں دبا دبایا ہوا ضرور پڑا مل جائے گا ذرا اسے ملاحظہ فرما لیا جائے یا اس زمانہ کے دوسرے اخبارات اور رسالوں کی فائلوں کو لکھنؤ۔ دہلی۔ سہارنپور۔ رامپور۔ ہندوستان کے ہر ہر شہر کے فقہاء کرام کا متفقہ فتویٰ اس شخص کے کفر و ارتداد اور اس کے کالج اس کی کانفرنس سب کی مطعونیت پر ناطق ملے گا۔ دہلوی فتویٰ آپ سن چکے؟

"ایسے ناپاک کا نام مدرسہ رکھنا اور محل تعظیم و تحصیل سمجھنا آدمیت سے نکلنا ہے اور زمرہ حیوانات میں داخل ہونا ہے۔ صرف کرنا مال کا ایسے محل میں موجب کفر و جہنم ہوتا اور ایسے محل میں ساعی ہونا ہیمہ اور حطب بننا لازم اھ"

اور لکھنوی فرنگی محلی فتویٰ:۔

"وجود شیطان اور اجنہ کا منصوص قطعی ہے اور منکر اس کا شیطان ہے بلکہ اس سے بھی زائد۔ کیونکہ خود شیطان کو بھی اپنے وجود سے انکار نہیں ..... یہ شخص مخرب دین ابلیس لعین کے وسوسہ سے صورت اسلام میں تخریب دین کی فکر میں ہے"

اور مفتیان حرم شریف۔ حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ۔ حنبلیہ۔ چاروں مفتی صاحبان کے متفقہ فیصلہ کی تاب آپ آج لا سکیں گے؟

"یہ شخص ضال و مضل ہے۔ بلکہ ابلیس لعین کا خلیفہ ہے..... اس کا فتنہ یہود و نصاریٰ کے فتنہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ خدا اس کو سمجھے۔ واجب ہے اولوالامر پر اس سے انتقام لینا ...... اگر باز آجائے تو بہتر ہے۔ ورنہ ضرب اور حبس سے اس کی تادیب کرنی چاہیئے۔"

مدینہ منورہ کے مفتی احناف کا قلم کیوں پیچھے رہنے لگا تھا۔

"یہ شخص یا تو ملحد ہے یا شروع سے کفر کی کسی جانب مائل ہو گیا ہے یا زندیق ہے کہ کوئی دین نہیں رکھتا۔ یا اباحی ہے۔ کیونکہ منجملہ کاکی ناس اباحت تباعا ہے۔ اور اہل مذہب (حنفیہ) کے بیانات سے مفہوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی توبہ گرفتاری کے بعد قبول نہیں ہوتی ..... ورنہ اس کا قتل واجب ہے دین کی حفاظت کے لئے اور ولاۃ امر کو واجب ہے کہ ایسا کریں۔"

اور شیعہ۔ نیچریہ۔ اسمٰعیلیہ کے علاوہ عام اہل اہوا وبدعت و خوارج اور "مذاہب جدیدہ" اور تازہ ترین "مودودیہ" سے متعلق جو جو کچھ قلم سے نکل چکا ہے اگر ان سب کے اقتباسات نمونہ کے طور پر ہی نقل ہونے لگیں تو مقالہ رسالہ نہیں۔ پوری ضخیم کتاب ہو جائے۔ مغالطہ سب میں مشترک۔ بس یہی ہے کہ نصوص کی تاویل و تعبیر کو ہر جگہ انکار و تکذیب کے مرادف سمجھ لیا گیا ہے اور تاویل و تعبیر میں ٹھوکر کھانے والوں کو جوش دینی سے مغلوب ہو کر منکرین و مکذبین کے حکم میں رکھ دیا گیا ہے۔

"سرسید کے زمانہ میں بھی غالباً سرکار کی طرف سے یہ سوال اٹھا تھا کہ مسلمان کسے سمجھا جائے؟ اس کا جواب اس مرد ظریف و لطیف نے یہ دیا تھا کہ جو اپنے کو مردم شماری کے رجسٹر میں مسلمان لکھائے!"

اس بے علم و بے عمل کے دل میں اپنے اکابر کی مجدد [illegible] عزت و محبت و عظمت و عقیدت موجود ہے۔ لیکن انقیاد کامل کا رشتہ صرف ذات رسول معصوم کے ساتھ محدود و مخصوص ہے اور جو حضرات آج اپنے علماء و شیوخ کے ہر فیصلہ کو ناطق، اور ان کے ہر قول کو

گفتہ او گفتۂ اللہ بود

سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ خوش عقیدگی کے غلو میں مبتلا ہیں

اور نادانستہ، غیر شعوری طور پر سہی عملاً خود ختم نبوت کے منکر ہو رہے ہیں۔ کہ غیر معصوم کو معصوم کے درجہ پر رکھے ہوئے ہیں۔

....

آج سے ۳۰-۳۱ سال پیشتر جب تحریک خلافت ہندوستان میں زور و شور سے اٹھی۔ ہر شہر، ہر قریہ میں مجلس خلافت بننے لگی۔ اور بوڑھے سے لے کر بچے تک پورے جوش و خروش سے اللہ اکبر کے نعرے لگانے لگے۔ تو ایک فوراً اہم اور سنجیدہ مسئلہ بھی پیش ہوا تھا کہ آخر مسلمان سمجھا کس کو جائے گا؟ اور کن کن فرقوں کو امت سے الگ رکھا جائے گا؟ اس وقت پورے غور و خوض کے بعد بڑے بڑے علماء و مفکرین امت کے مشورہ سے یہی فارمولا طے ہوا تھا۔ کہ جو بھی اپنے کو مسلمان کہے اور توحید و رسالت کا قائل ہو۔ پس اسے مسلمان سمجھا جائے گا۔ اور اس کے دوسرے عقائد سے یکسر قطع نظر کر لی جائے گی لہٰذا ان غلط و باطل عقائد پر بحث و جرح یقیناً بجائے خود جاری رہے گی۔ لیکن بہر حال کسی کلمہ گو کو بھی اسلام کی عام و وسیع برادری سے خارج نہ کیا جائے گا ــــ مجلس خلافت کے

"جن حضرات نے دین کے تحفظ کی خاطر اخلاص نیت سے کفر کے فتوے دیئے ہیں یقیناً وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔ لیکن دوسرے بھی شاید عنداللہ معذور ہیں۔ جنہوں نے اپنی فہم و بصیرت کے موافق اس قطع و برید و عمل اخراج کو امت کے حق میں زہر سمجھا ہے (اور انہیں میں مولانا محمد علی اور شوکت علی اور خود قائد اعظم سے لے کر آپ کے صوبہ کے مہر صاحب اور سالک صاحب شامل ہیں) انہیں بھی اخلاص اسلامی اور دردمندی سے معرانہ سمجھ لیا جائے۔"

کارکن بہت سے تو اللہ کو پیارے ہو گئے جو زندہ ہیں وہ دوسری انجمنوں میں جذب ہو گئے۔ آپ کا یہ خادم جو تحریک کے آخری زمانہ میں مدتوں مجلس مرکزی اور مجلس ... دونوں کا ممبر رہا۔ مرکزی کے بعض جلسوں کی صدارت کی اور اودھ کی صوبہ خلافت کمیٹی کی ہوائے نام صدارت مدتوں انجام دی۔ دیکھئے مجلس خلافت کا

سرسید کے زمانہ میں بھی غالباً سرکار کی طرف سے یہ سوال اٹھا تھا کہ مسلمان کسے سمجھا جائے؟ اس کا جواب اس مرد ظریف و لطیف نے یہ دیا تھا کہ جو اپنے کو مردم شماری کے رجسٹر میں مسلمان لکھائے

مزاج شناس اگر سمجھے تو شاید بجا نہ ہو۔ وہ اپنے اس عقیدہ و تعلیم کو دل سے کیسے محو کر دے۔ وحدت کلمہ کی یہ ضرورت جب اس وقت تھی تو موجودہ حالت ضعف و انتشار میں اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔

جن حضرات نے دین کے تحفظ کی خاطر اخلاص نیت سے کفر کے فتوے دیئے ہیں۔ یقیناً وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔ لیکن دوسرے بھی شاید معذور ہیں جنہوں نے اپنی فہم و بصیرت کے موافق اس قطع و برید و عمل اخراج کو امت کے حق میں زہر سمجھا ہے (اور انہیں میں مولانا محمد علی اور شوکت علی اور خود قائد اعظم سے لے کر آپ کے صوبہ کے مہر صاحب اور سالک صاحب شامل ہیں) انہیں بھی اخلاص اسلامی اور دردمندی سے معرانہ سمجھ لیا جائے ــــ "صدق" اس عنوان کو مستقل موضوع بحث بنا کر نہ کوئی نیا اکھاڑا قائم کرنا چاہتا ہے اور نہ ان مسائل میں تدقیق و موشگافی اس کے دائرہ میں پوری طرح آتی ہے۔ اس لئے ایک مرتبہ یہ مفصل و توضیحی بیان دے کر سردست اس موضوع کو ختم کیا جاتا ہے۔ از راہ کرم کوئی صاحب نہ تائید کی زحمت گوارا فرمائیں۔ نہ تردید کی۔

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۳۸۶	عبد اللطیف صاحب	۵ نومبر
۲۳۴۵۲	عبد اللطیف صاحب	۵ ،،
۲۴۳۸۳	ملک عبد الرحمٰن صاحب	۵ نومبر
۲۲۰۶۹	سید جاوید صاحب	۳ ،، ،،
۲۴۳۹۲	صوبیدار نور احمد صاحب	۵ ،، ،،
۲۴۳۹۳	ملک غلام نبی صاحب	،، ،،
۱۹۷۹۴	ایم بشیر احمد صاحب	،، ،،
۲۴۵۱۹	چوہدری خان صاحب	،، ،،
۲۴۶۰۵	سید محمد بشیر صاحب	،، ،،
۲۴۶۰۹	چوہدری نور احمد صاحب	،، ،،
۲۴۶۱۱	محمد اکبر خان صاحب	،، ،،
۲۴۶۱۳	خواجہ عبد العزیز صاحب	،، ،،
۲۴۶۱۴	مولوی علم الدین صاحب	،، ،،
۲۴۶۱۵	نور احمد صاحب	،، ،،
۲۴۰۱۷	سید عبد المجید صاحب	۶ ،، ،،
۲۴۰۱۳	مبارک احمد صاحب	۴ ،، ،،
۱۰۷۴	منشی سلطان عالم صاحب	۹ ،، ،،
۲۴۶۱۸	چوہدری بشیر احمد صاحب	۸ ،، ،،
۲۴۶۱۹	محمد انور علی صاحب	۹ ،، ،،
۲۴۶۲۳	انجمن احمدیہ کوہاٹ	،، ،،
۲۴۶۲۴	چوہدری شریف اللہ صاحب	،، ،،
۲۴۶۲۶	میاں محمد شریف صاحب	،، ،،
۲۴۶۲۸	عبد الرحمٰن صاحب	،، ،،
۲۴۶۲۹	میاں غلام احمد صاحب	،، ،،
۲۴۲۱۸	چوہدری شادیخان صاحب	۸ ،، ،،

اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء

(یہ فہرست ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۵۲ء تک کی ہے)

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی کر کے سالانہ ۲۴/-/- ششماہی ۱۳/-/- سہ ماہی ۷/۱/- رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اسی میں آپ کو فائدہ ہے۔ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نمبر بھی لکھ دیا کریں۔ تاکہ رقم آپ کے حساب میں ہی ڈالی جائے۔ بغیر نمبر کے دوسرے کے حساب میں ڈالی جا سکتی ہے ــــ

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۵۷۴	عمر الدین صاحب	۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء
۲۴۵۷۶	ماسٹر مولاداد صاحب	۲۵ ،، ،،
۲۴۳۸۲	محمد خان صاحب ہاشمی	۲۵ ،، ،،
۲۳۴۳۷	چودھری منیر احمد صاحب	۲۵ ،، ،،
۲۴۰۰۱	چودھری فرزند علی صاحب	۲۰ ،، ،،
۹۳۰۹	قمر الدین صاحب	۲۵ ،، ،،
۱۵۷۲۲	چودھری عبد القادر صاحب	۲۶ ،، ،،
۲۴۵۸۷	ماسٹر کمال الدین صاحب	۲۶ ،، ،،
۲۱۵۵۴	مرزا فتح محمد صاحب	۲۷ ،، ،،
۲۳۴۷۸	چودھری اکرام اللہ صاحب	۲۷ ،، ،،
۲۴۴۱۰	منظور احمد صاحب	۲۷ ،، ،،
۲۴۳۷۱	محمد انور صاحب	۲۸ ،، ،،
۲۴۳۷۸	چودھری محمد انعام اللہ صاحب	۲۶ ،، ،،
۲۴۳۷۹	ڈاکٹر محمد اسلم صاحب	۲۹ ،، ،،
۲۴۳۸۰	چودھری رشید احمد صاحب	۲۹ ،، ،،
۲۴۰۸۲	مستری غلام محمد صاحب	۲۸ ،، ،،
۲۴۴۶۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب	۲۸ اکتوبر
۲۴۶۶۴	مظفر الہٰی صاحب	۱۹ ،،
۲۴۶۶۵	حافظ غلام حسین صاحب	۱۹ ،،
۲۴۶۷۷	خداداد صاحب	۱۹ ،،
۲۴۶۷۸	نور احمد صاحب سیال	۱۹ ،،
۲۴۳۷۶	چودھری ظفر علی صاحب	۲۸ ،،
۲۴۳۷۷	چودھری عبد الرحمٰن صاحب	۲۹ ،،
۲۴۷۰۴	چودھری صادق علی صاحب	۲۸ ،،
۱۵۴۸۸	کیپٹن محمد حبیب اللہ صاحب	۳۱ ،،
۱۶۷۸۴	ڈاکٹر شیر محمد علی صاحب	۳۱ ،،
۲۰۲۶۳	حکیم فضل محمد صاحب	۳۱ ،،
۲۱۳۸۵	ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب	۳۱ ،،
۲۳۴۵۳	چودھری نذیر احمد صاحب	۳۱ ،،
۲۴۰۸۶	چودھری احمد شفیع صاحب	۳۱ ،،
۲۱۸۷۲	ملک ظہور احمد صاحب	۳۱ ،،
۲۳۳۴۵	مستری غلام محمد صاحب	۳۱ ،،
۲۱۷۴۹	شیخ محمد حسین صاحب	۳۱ ،،
۲۴۳۶۹	چودھری محمد شفیع صاحب	۳۱ ،،
۲۱۱۳۳	چودھری منیر الدین صاحب	۳۱ ،،
۲۳۲۳۴	محمد حسین صاحب درانی	۳۱ ،،

نمبر	نام	تاریخ
۲۲۲۳۷	سیدہ شاہجہان بیگم	۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء
۱۵۷۴۹	چودھری رشید احمد صاحب	۳۱ اکتوبر ،،
۱۵۸۲۳	ماسٹر رحمۃ اللہ صاحب	،، ،،
۱۷۲۱۳	سید محمود صاحب	۳۱ ،،
۱۸۵۱۲	چودھری ممتاز حسین صاحب	۳۱ اکتوبر
۲۰۹۴۱	ملک محمد حسین صاحب	۳۱ اکتوبر
۲۱۲۰۰	محمد اقبال صاحب	۳۱ اکتوبر
۲۱۳۱۳	ملک جلال الدین صاحب	۳۱ اکتوبر
۲۲۰۲۴	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب	۳۱ اکتوبر
۲۱۳۲۷	چودھری رشید احمد صاحب	،،
۲۴۵۷۵	خان عبد الرحیم صاحب	۳۰ ،،
۲۴۵۹۳	سید محمد علی صاحب	۳۱ ،،
۲۴۵۹۴	بابا غلام رسول صاحب	۳۱ ،،
۲۴۵۹۸	فضل الدین صاحب	۳۱ ،،
۲۴۶۰۱	ماسٹر احمد خان صاحب	۳۱ ،،
۲۰۰۵۳	میاں محمود احمد صاحب	۳۱ ،،
۲۱۲۳۵	عبد الحق صاحب ناصر	۳۱ ،،
۲۲۰۳۷	چودھری ظفر اللہ خان صاحب	۳۱ ،،
۲۴۲۰۰	محمد اقبال صاحب	۳۱ ،،
۲۴۲۰۱	محمد اسماعیل صاحب	۳۱ ،،
۲۴۰۵۷	چودھری محمد نواز صاحب	۳۱ ،،
۱۹۷۹۴	ایم بشیر احمد صاحب	۵ نومبر
۱۲۵۱۵	ملک عبد الرحمٰن صاحب	۴ ،،
۲۴۶۷۱	رحمت بی بی صاحبہ	۴ نومبر ۵۲ء

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ کریں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

لبنان، ڈنمارک اور کولمبیا سلامتی کونسل کے رکن بن جائینگے

نیویارک۔ ۳۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ ترکی، نیدرلینڈ اور برازیل کی جگہ سلامتی کونسل کے نئے رکن علی الترتیب لبنان، ڈنمارک اور کولمبیا چنے جائیں گے۔

ان نشستوں کی میعاد دو سال ہے اور یہ ان مستقل نشستوں سے علیحدہ ہیں۔ جن پر برطانیہ، امریکہ، روس، چین اور فرانس قابض ہیں اور انہیں غیر مستقل ارکان کے اختیارات سے علاوہ ایسی قراردادوں یا فیصلوں کو مسترد کرنے کا حق بھی ہے۔ جو اکثریت پاس کر دے۔ مگر انہیں پسند نہ ہُوا۔

دنیا کے بڑے حصوں کی نمائندگی غیر مستقل رکن کرتے ہیں۔ جو اپنے ممالک کے علاوہ ان علاقوں کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔ لبنان کو دنیائے عرب کی متفقہ حمایت حاصل ہے۔ اس لئے آئندہ سیشن میں اس کا منتخب ہو جانا یقینی امر ہے۔ اور ایران کے مسترد ہو جانے کے بعد اس کا مدمقابل کوئی بھی نہیں۔ (اسٹار)

منشیات کی تجارت کرنیوالوں کیلئے سزائے موت

قاہرہ۔ ۳۰ ستمبر۔ ایک فوجی ڈپو کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جنرل محمد نجیب نے انہیں خبردار کیا ہے کہ منشیات کے استعمال سے پرہیز کریں۔ وزیر اعظم نے منشیات کے اخلاق سوز اور صحت کش اثرات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہماری فوجوں میں سے کوئی شخص منشیات کی تجارت کرتا ہُوا پکڑا گیا۔ تو میں اسے پھانسی پر چڑھا دوں گا۔ جنرل نجیب نے مختصر طور پر زرعی اصلاحات کی وضاحت بھی کی اور بتایا کہ اس سے صنعتی اور زرعی دونوں قسم کے کارکنوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس پروگرام کے ذریعے حاصل شدہ روپیہ صنعتی ترقی پر صرف کیا جائے گا۔ جس سے بے روزگاری کم ہوگی۔ اور معیار زندگی بلند ہوگا (اسٹار)

کرین ریاست کے لئے پانچ مزید قصبات

رنگون۔ ۳۰ ستمبر۔ برما کی پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کر دیا ہے کہ کرین ریاست کو موجودہ علاقے کے علاوہ پانچ مزید قصبات بھی دیئے جائیں گے۔ ان کی حوالگی اس وقت ہوگی۔ جب انہیں کرین باغیوں سے صاف کرا دیا جائے گا۔

اس مسودۂ قانون کی وجوہات اور مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے برما کے وزیر خارجہ نے بتایا کہ علاقائی خود مختاری کے کمیشن کی سفارشات کی بناء پر کرین ریاست کے علاقے کی توسیع ضروری ہے۔

یہودی جائدادوں پر قبضہ کر لیا جائیگا؟

دمشق۔ ۳۰ ستمبر۔ شامی حکام نے یہودیوں کی ملکیت جائدادوں میں رہنے والے شامیوں کو حکم دیا ہے کہ انہیں خالی کر دیا جائے توقع ہے کہ جو یہودی شام سے اسرائیل جا چکے ہیں۔ ان کی جائدادیں ان عرب مہاجرین کو دی جائیں گی۔ جو بے گھر ہونے کے بعد آجکل خیموں میں رہتے ہیں۔ (اسٹار)

بہار میں زیادہ پٹ سن پیدا ہونیکی توقع

پٹنہ۔ ۳۰ ستمبر۔ آئندہ سیزن میں بہار میں پٹ سن کے زیر کاشت رقبہ میں کافی اضافہ کیا جائے گا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پٹوا کی کاشت گذشتہ سال کی نسبت ۳۰ فی صد کم ہوئی ہے۔ صوبے میں فصلوں کی حفاظت کرنے والا عملہ مختلف اضلاع میں پٹ سن کو کیڑوں سے بچانے کے لئے پوڈر وغیرہ چھڑک رہا ہے اور پورنیا کے ضلع میں دوائیوں کی بارش کی جا رہی ہے

دربھنگہ، مظفر پور اور سہرسہ کے اضلاع میں چونکہ پٹ سن کی قیمتوں کی کمی کے باعث لوگ غلے کی فصلوں پر زیادہ توجہ دینے لگے ہیں۔ اسلئے پٹ سن کے زیر کاشت رقبے میں کافی کمی ہو گئی ہے کہ پٹ سن کے نرخ اندنوں ۲۰ روپے سے ۲۸ روپے فی من ہیں گذشتہ سیزن میں نرخ ۵۰ روپے سے ۷۰ روپے تک ہے۔ تاہم توقع ہے کہ بہار میں ۵۰۰,۰۰۰ ایکڑ میں پٹ سن کی کاشت ہوگی۔ اور اس کا پانچواں حصہ پٹوا کے زیر کاشت گذشتہ سال ۹,۰۰,۰۰۰ گانٹھیں پٹ سن کی اور ۲۰۰,۰۰۰ پٹوا کی پیدا ہوئی تھیں۔ (اسٹار)

بلجیم کے سابق وزیر خزانہ ایران کے اقتصادی مشیر ہوں گے

لندن۔ ۳۰ ستمبر۔ تہران کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق غالباً بلجیم کے سابق وزیر خزانہ کیملی گٹ کو ایران کا مستقل مشیر اقتصادیات مقرر کر دیں گے۔ آپ کل تہران پہنچنے والے تھے۔ جرمنی کے مالیاتی ماہر ڈاکٹر شاخت نے یہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ (اسٹار)

برطانیہ کسی آزاد تاجر کو ایران نہیں بھیج رہا

لندن۔ ۳۰ ستمبر۔ دفتر خارجہ کی طرف سے اس خبر کی پرزور تردید کی گئی ہے کہ وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن تیل کے جھگڑے کے سلسلے میں مزید گفت و شنید کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ایک نہایت قابل اور آزاد کاروباری شخص کو ایران بھیجنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ ایک ترجمان نے بتایا کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ (اسٹار)

بھارت کا صوبہ آسام نازک حالات سے دوچار ہے

بمبئی۔ ۳۰ ستمبر۔ گذشتہ چند ہفتوں کے اندر مشرقی پاکستان میں آنے والے ہندوؤں کے علاوہ ۵۰,۰۰۰ سے ۲,۰۰,۰۰۰ تک مسلمان بھی آسام میں نقل مکانی کر چکے ہیں۔ اسی سلسلے میں ایک بیان دیتے ہوئے آسام کی صوبائی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر نے بتایا۔ کہ آسام بہت سے سنگین اور نازک مسائل سے دوچار ہے۔ مثلاً تارکین وطن کی آمد، ہر سال سیلاب کی تباہ کاریاں۔ ذرائع آمد و رفت اور مواصلات کی قلت۔ سامان خوراک کی عدم موجودگی۔ اور پہاڑی قبائل کی غیر مصالحانہ روش نے صوبے کی مشکلات میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ حکومت آسام ان تمام مسائل کے متعلق کوئی مکمل اور حقیقت پسندانہ رویہ اختیار نہیں کر سکی۔ اور اگر ان کا کوئی حل سوچا جاتا ہے۔ تو وہ عارضی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حکومت اپنی حکمت عملی اور منصوبوں کو صحیح طور پر مرتب کرنے میں ناکام رہی ہے۔ (اسٹار)

لنکاشائر میں ارزاں کپڑا تیار کیا جائیگا

لندن۔ ۳۰ ستمبر۔ لنکاشائر کے صنعت کار ایک قسم کی سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ جس کے تحت ایسا کپڑا تیار کیا جائے گا۔ جو مقابلۃً ارزاں نرخوں پر برآمد کیا جا سکے۔ "فائننشل ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ اگر لنکاشائر والے ۱۹۵۳ء میں ۱۳۵,۰۰۰,۰۰۰ مربع گز کپڑا برآمد کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنی روش سے ہٹ کر تجارت پر قبضہ کرنے کے لئے خاص طور پر سستا کپڑا تیار کرنا پڑے گا۔ لنکاشائر کو حال ہی میں جاپان اور ہندوستان کے سستے کپڑے کے مقابلہ کی بناء پر اس تجارت میں نقصان برداشت کرنا پڑا تھا۔ (اسٹار)

رنگون میں مالان کی نسلی پالیسی کی مذمت

رنگون۔ ۳۰ ستمبر۔ برما کی برسر اقتدار پارٹی یعنی اینٹی فیسٹ پیپلز فریڈم لیگ کی طرف سے ٹیونس کی قومی تحریک کے متعلق حکومت فرانس کی پالیسی اور مالان کی نسلی حکمت عملی کی مذمت کرنے کے لئے ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس کے صدر ایوان زیریں کے ڈپٹی سپیکر بو جمو اونگ تھے۔ صدر نے اپنی تقریر میں اعلان کیا۔ کہ برما ٹیونس کی قومی تحریک کی جدوجہد آزادی کا حامی ہے۔ اور اس کی حمایت کرتا ہے۔ کیونکہ امن عالم کی بحالی کے لئے یہ ضروری ہے۔ اس طرح ہم جنوبی افریقہ کے رنگدار اور سیاہ فام باشندوں کی اس پر امن تحریک کی بھی حمایت کرتے ہیں۔ جو انہوں نے حکومت مالان کی نسلی علیحدگی کی پالیسی کے خلاف جاری کر رکھی ہے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ٹیونس میں فرانسیسی حکومت اور جنوبی افریقہ میں نسلی پالیسی کی مذمت کا ریزولیوشن پاس کیا۔ قرارداد میں کہا گیا۔ کہ ٹیونس کے قوم پرستوں اور جنوبی افریقہ کے ستیہ گرہیوں کو ہر ممکن امداد دینی چاہیئے۔ (اسٹار)

غالب کے کلام کا انگریزی ترجمہ

نئی دہلی۔ ۳۰ ستمبر۔ غالب کے دیوان کا انگریزی ترجمہ دسمبر میں مکمل ہو کر شائع ہو جانے کی توقع ہے۔ یہ ترجمہ دہلی کے ایک صحافی مسٹر دیوان لال لکھنپال کر رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ۷۵ فی صد کام پورا ہو چکا ہے۔ غالب کے کلام کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی ابتداء وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے گذشتہ فروری میں یوم غالب کی تقریب پر کی تھی۔ آپ نے کہا تھا۔ کہ غالب کو انگریزی دان دنیا سے روشناس کرانا دنیا کے ادب میں ایک بہت بڑے اضافے کے مترادف ہوگا۔ (اسٹار)

یورپ میں ڈالروں کی کمی کی وجہ سے تشویش

لندن۔ ۳۰ ستمبر۔ حکومت کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں یورپ سے دس فی صد کم مال امریکہ گیا ہے۔ اس لئے تجارتی صورت حال کے لئے ڈالروں کی کمی نہایت اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ یہ اطلاع یورپ کے اس اقتصادی کمشن کی رپورٹ میں دی گئی ہے۔ جو اقوام متحدہ کی طرف سے ان علاقوں میں مالیاتی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے مقرر ہے۔ کمشن کو سب سے زیادہ یہ تشویش لاحق ہے۔ کہ بعض ممالک نے ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں اس سال ۹۰ فی صد زیادہ مال امریکہ سے منگوایا ہے۔ اور برطانیہ ہی وہ واحد ملک ہے۔ جس نے امریکہ کو زیادہ مال ارسال کیا۔ (اسٹار)

آسٹریلین ہائی کمشنر کا دورہ بلوچستان

کوئٹہ۔ ۳۰ ستمبر۔ پاکستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر مسٹر ایچ۔ ای ہیوز اپنی اہلیہ اور مس کے۔ کوئین کے ہمراہ ایک ہفتہ کے لئے بذریعہ کار کوئٹہ آئے ہیں۔